

جیسے ایکہ احمدی مسلمان یوں پالستان کے لوگوں کی زبان میں قادیاں ہیں۔ میر اور پالستان کے آئین کے مقابلہ پر الزام ہے یا ان میں استول الزام ہی کیونکہ کہ میں بقیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو (خدانوستہ) آنحضرت بنی ہنفی مانستہ میرا ظلم مختلف ہے ہے۔ میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناگزیر جان کے اپنے اسی پیدا کریں والے خدا کی قسم کھا کے کیسی یوں ”جو جمیونہ بلوے اس پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے یو اور جو میر اس پیغام کو جمیونہ سمجھے اس پر بھی خدا تعالیٰ کی لعنت ہے یو اور خدا تعالیٰ اسکو اس دینا کے لئے محبت بخارے آئیں ہے۔“ میرا ظلم لداللہ ادااللہ محمد رسول اللہ ہے بنی رحیم محلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت بنی میں اُن پر نبوت ختم ہے اُن کے بعد کوئی نیا بنی کوٹ نئے شریعت پنیں آئے گے۔ پالستان کے تواریخ اور حکومت بعد پر یہ میں ہم ماین ہم مسلمان ہیں پر ہم کیسے ماین جبلہ یہاں خدا کے وجود بنی ہمارے ارجمند ویسے ہیں جو اسلام کے میں زمانہ جہالت میں جبکہ لڑکے خدا کے وجود سے مندرتے اور ایسے ہی اپنے خداوں کو اپنے عقیدوں کی مصلحتاں پر حاوی کرنے کے لئے خند رکتے ہے سختیں رکتے ہے منقولہ پیدا رکتے ہے مالیاں دیتے ہے طلب رکتے ہے کوئی ہمارا خدا یہ پنیں جبکو تم مانستے ہو تو کیا خدا اور اُسکے بنی سے محبت رکتے ہے والی سختیاں ہمارے بنی ۴ کی وجہ مان گئے ہے اکھوں نے ان سارے ظالموں کو سختیوں کو مستعدت کر کی اپنے ایمان پر حاوی نہ ہونے دیا اور ایسے ہی لغہ لعایا اسلام حدا فرم لسی بھی ظلم اور مانا نہیں تو ہم کیسے ماین ہم ہمارا ایمان کیسے جمیونہ ویں وہی جہالت مان زمانہ آج اپنے ریڑھے میں دیکھائی دے رہا ہے۔ خدا اور اس کا بھی ہمارے دل میں ہے ہمارے دل میں ہمارے حملخ میں ہے ہماری گوں میں ہے ہمارے حون میں ہے ہماری دیکھ ایک لنس ہیو ہے ہمارے اندر ہے ہم آنکے لعبیر تھیں جسی ہیں ہماری کوئی سختی نہیں تھیں ان کی بلت کیسے مان لیں۔ یا اگر آپ توہ اپنے طاقتوں پر یو اے (الغور بالله) ہماری طاقت خدا سے بھی بڑھتی ہے تو لفڑی سکتے ہوں فتحاں لے لو۔ عمران صاحب آپ کو اللہ تعالیٰ نے پالستان کے وزیر اعظم کے عہد سے سرفراز کی ہے کہ بعد اور مقیہ آپ کی لئیروں میں ہمکو کہتے ہیں اسے یعنی سورہ فاتحہ کے اس آپت حاشرطہ کرتے ہیں۔

وے اللہ ہیں سیدھے راستے یہ جلا اُن قوں کے راستے یہ جن بڑوں نے الفام کیا نامہ جن میر
معنیت کیا گی۔ بیتے پیاری دھماکے ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سمجھا ہی تباہی مل رانگر
+ عرف صاحب آپ نے یہ آئیت اور اس طالبِ علم حروف پڑھا ہے اور پڑھتے ہیں سمجھتے ہیں
(مہذب) ورنہ ایک یا لکھاں میں جو حتمِ بتوت کے چاروں کا بیٹے ہماری
سمجھ آجائی۔ کیا اللہ یعنی وہی زمانہ جو سرے زمیں آیا ہے۔ وہی زمانہ تھا جس میں
میں بتتوں کی یو جایوتی میں مسلمان اُن سے جمعیت کے عازیز پڑھتے تھے قرآن پڑھتے
جس جن طرح کی سنتیاں وہ مسلمانوں یہ ترسیلے عن رُتے ہے اور اسی تعداد میں

بیگنیت عتے۔ اور جو شش حروف سے اپنی سرزمیوں میں لگ بیوئے ہے اُن طبقہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ دینے کیلئے دینا چاہتا۔ تو خابل عذر و باغزت وزیر اعظم صاحب کیا ان لوگوں کا انتہا کیے ہے اُنکے حب بے الہ کا عذقت بیوا۔ حضرت عمر فراز کے درخواست میں حضرت عمر فراز نے وزمایا مہدیہ دوسرے عذقت میں حریا کے کنارے ایک کھڑا بھی مر جائے تو یہیں حدا کو جو بجا بده ہو۔ اُن طبقہ میں ملکہ حدا کے حوف سے گزرتا ہے تو لوگوں کے حوف سے نہیں عبارت کیا ہے؟ حدا تعالیٰ کے اعلیٰ نام پر جلد طازہ تباہت ہے حرف غاز روزہ نہیں پڑھ رہا عمل ساقیہ سارے اسلام کے ارواد کے ارواد کے ارواد کے اسکے ساتھ سائیہ مذہبی حلقہ میں تو میری آپ سے ایک گزارش ہے وہ حرف نہ کہ ایک معتبر علماء اکرام جو بیت^۱ کی تہمت میں سرشار ہیں اُن کی نبوت کی حفاظت کے پاس پیش آکھوں نے اُن حدیثوں کو کیوں نہ ہام کیں اُن پر کیوں نہ کوئی تبصرہ کیا حلقہ کو پہنچنے تو پہنچنے کے آپ بھی اُن حدیث میں کو جانتے ہوئے آپ نے پڑھی ہوئی مٹراب وزیر باستان ہونے کے ناطے اُن حدیث پر عورت میں اور اسے نہ صرف پڑھیں بلکہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ نہ بھی^۲ نے کیا ورمایا ہے۔ [حضرت حلیل^۳ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت^۴ نے وزمایا خنزیر پر السما زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا بچہ باقی نہیں رہے مگر ناظر کے سوا قرآن کا بچہ باقی نہ رہے گا اُسی زمانے کے لوگوں کی مسجدیں لبکا ہو تو آباد ہو تو نظر آئیں گے لیکن یہیں سے خاتی ہونگے اُن کے علماء انسانوں کے پیشوں نہیں والی مختلف میں سے برترین مختلف ہوں گے اُن میں سے یہی فتنہ آکھیں گے اور اُن میں یہی لور مجاہدین کے لئے تمام خرایتوں صاریحی سر جیشم ہونگے گے ॥

وکفوت نے فرمایا سیری مہمت پر ایک زمانہ اخراج اور استشار ملائے گا لوارہ اب
علماء کے یاس رہنمائی کی امداد میں جائیں گے تو وہ آجیں بذریوں اور سوچوں کی طرح
پاسیں گے لیکن ان علماء والائنا کو حار استھانی حراب اور قابل شرک ہو گا۔
یہ احادیث کسی احری یا آئیکی سوچ کے مبالغہ قادری مہر آتی کی یعنی یہ الحکیم خود
هر احمد اللہ تعالیٰ حراق عجید میں فرماتا ہے اور اس سے زیادہ قلم کون ہے جس نے منع
کیا کہ اللہ کی مسجدوں میں اس صنانہ مبدل کیا جاتے اور ایکش ویراثت کی کوشش کی
تو وزیر اعظم حباب وہ شہر حبکو آپ حضرت کی ریاست بنانے کے حواب ملکہ رحیم میں
ویاں تھے تو لوگوں پر ایک قرآنی عجید کی بجائے ان علماء سے لیتے ہیں جنکو نہیں
پڑات خود آسمان کے یعنی لسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق کہ گئے
بیان یہ علماء دلوں کے اندر بھاٹک کی باتیں سوچیں جان لئے ہیں جبکہ ہنی نے ابھی
کو ایک آدمی کے حصہ قبول کرنے پر (کہ اس نے مذکور حلب پر جفا کھانا) مدد فرمایا غلام واب
روز حب اُسے ایک نذر ہے یہ لا اللہ احمد و مسیح یہ مکر رسول اللہ جملکے ما فی عمر حدا کی کیا
حواب ہوتے ہم اسکے لئے مسون (ہنسی بیٹھے ہوئے ہو)۔

جیا ان علماء نے ایک رسمیں جو رسمی کر فرقہ مسیحیوں کے بھروسے پر زندہ جلد دیا وہ
لئے رسمیں بعض مسلمان بیٹھنے پر بولیں گے؟ ہذا تعالیٰ حکم فرقہ مسیحیوں و سماجی عصمت کسی
کے جھوٹے ہذا کی بھی گاہی نہ ہو کہ کافی ہمارے سبھی ہذا کو نہ کے مگر بیان اُن کے صندوق
کا فریاد کرنے کے کلمات پڑے اور بات بعد میں نکلنے پڑے۔ اُسی حکم کو مددانے تو مرتے میں مجبو
میں اُس ہذا اور بیت طلاق نام لکھ دیا ہے جسکو وہ بھی صانتے میں۔ یہاں یہ ہے ان کی محبت
بنت سے ہذا میں اسلام سے؟ پہلے ان علماء نہ لینا چاہا جو دھرمیوں صندوق میں فرقہ
عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے جو دھرمیوں صندوق ترکرگہ فریاد میں اب
ان طائفہ ہیں جو قیامت سے پہلے آئیں گے۔ پہلے یہ سب مسلم طے رہیں کہ یہ آئیں گے عین یہاں
یہم مانند وائے وگہ میں اگلی ایسا ہی ہے قوم مانیں گے انسانوں کے حضور نصرت
یہو کے جانا جائے میں اللہ اکبر۔ لیکن ایک بات صحیح نہ آئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک
شرمند ہے اسی وجہ سے اسرائیل کے بنتی میں اللہ تعالیٰ کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ دنیا کے
لیکا نہیں وہ زندگی دینا ہے اور یہ حربہ دینا ہے تو حضرت عینی یہ حب والی احسان
کے امداد گے تو شرفت اُن سے ہے کہ جانشی اور وہ صرف ایک اُنہیں رہ جائیں گے۔
محکوم اساق واقع میں ہمارے نظر میں ہیں اپنے دل تو پر حال ہے یہ ایک صرفی ہے اس کا جو
حضرت آیت طهارہ میں یہ وہ حلال ہے اور جو حقدہ ہم لامکرہ کھارے ہیں وہ حرام ہے
حال ذکر میرنی ایک بھی ہے "سبحان اللہ" جاملاً بڑی چایہوں سے مجبتوں سے اسلام مقبولہ کے
یا کتناں آٹی کیں کیہ اسکے ساتھ چلوگاں یہ نواز شرفت کی حکومت نے کیا لوگوں نے اس
حوقہ ان علماء نے دھونا میرا اس نا الفنا میں۔ یہ کسی اس راستے کی جن سلسلے میں جن پر
جل سے ان بیہ القاعم یہو کہ ان کو بنتی ہی کہی گئی کہ احسان کے شفیعی بنتی والی مخلوق میں
سے بدترین مخلوق میں ایک بات اور بتائی جلیں۔ جبتوں سے ووٹ کی سفارش کے
جماعت احمدیہ کے پاس گئی جماعت احمدیہ نے ان اپنی پوری محبتوں کے ساتھ نہ صرف عین مصلحت
کو ووٹ حاصل بلکہ ان کے لئے مرمی حالم بھی کیا اور جب صاحبی ملی تو ان طاکرداریاں ہے؟
لیکن وہ بھول گئی اور اللہ کو فاتح بھی ہے۔ پھر اکھیں اُن کے اپنے لوگوں نے اُن کی
یخالستی یہ لئھا دیا جیا اسی جیسے لئھنی موت کی جاتا ہے۔ لبکھ میں بعد سے شریعت کی
یقینی پر موت لئھنی ہی دری نا۔ لکھتے ہیں انسان سن چیزوں اس دنیا سے ہے کہ جاتا
ہے جن میں ایک چیز و مسئلہ اعمال میں تو حب حب بیان احمدیوں کے ساتھ ظالم ہوتا ہے
اکھیں تکلف کی جاتی ہے ویاں لہتیں اللہ تعالیٰ اُس مسئلہ کا اپنے بھجو صاحبہ کو دیتا ہو
اجھا یا بڑا۔ کیونکہ عینوں صاحب امہ عالم حق میں ہیں اور وہ یہم کہنا والوں سے زیادہ عبادت
میں یعنی حضور احمق صاحب ہے وغافل نے جو عالمیں بنیا اس میں ساری باتیں فرقہ مسیحیوں کے خلاف
کے پر ملکیت عین تو یہ تو اکھیوں نے اللہ تعالیٰ کو چھپایا کہی نا یہو اللہ تو ہے۔ جبکہ ان
طاکرداریاں ہیں تو کیسی بھی نہ اُن کے قوم نے کیا پوری کے ساتھ مری ہبھر میں بھی پوری

کے ساتھ دفن یوں صرف دانتوں مادھماجھے ہے قبر میں بھل سے اُن کی بیٹی
سینہرے والتبہ دیا مگر عوام کے یادیقوں جو محترم افراد یوں اُن کی وفات
سے جانش پس صائبی یا نہ صائبی۔ اور جبکہ جب اُن کے بنائے یوچے
خانوں کے مقابلے اُن طحافتیوں کو کہ خانوں کو بر عکس یوچے کے مقابلے
اُمردوں کو جو خدا کے بنائے یوچے بنے ہیں اُنکی پیدا رکھنے مخلوق یہی
کہتے جائیں گے اُبیض اسلام میں جلد سے رکوا جائے گا حکم پڑھنے پر سزا نہیں
کھانے لیں گے جب سزا اذان پر سزا۔ مجازی سزا کیلئے کتنے پر سزا صندوق بنائے ہیں
سزا اُنکی عبید پڑھنے پر سزا اُنکی جبکہ رکھنے پر سزا تو کہ اُس طبیعت اُن کی کون
پسند ہے اُن کا جو بکار ہے بلکہ دلخیبار ہے اُن کا جبکہ تک پر یوتار سے ہاں
ظافر جو خدا کے مندر میں بتوں کی پوجا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ صدھائیں ہے (فَلَمَّا
جب سعماں پیغام کیوں کیوں کرایتی عبادوں کی رکھنے کے لیے تو ظافر عقہ اور ان کے راستے پر جلد
وارث پسماں کیا ہے اُن کے راستے پر جلد رسے ہیں جن پر القائم یوچے یا ان کے جن پر غصہ یوچے یوچے یوچے
کے لیے عبود ہمیں بھی جماعت احمدیہ کے یا اُس پیغام لکھنے والوں کے سلسلہ میں اس دفعہ
جماعت احمدیہ کے معاشر گروہ کس شہر اللہ یونیورسٹی میں ہے کیا یہ اُن کو ڈیگر کے راستے
پر جعل رکھے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ طالع یا نہ کہ ٹھہرے۔ عمران صاحبؑ اُن
کے شکرے ہماری چاہیئے نہ رُس مگر ایک درجہ است ہے۔ اُن عاشقان رسول ہو کے اسے
بننے اور اُسکی بیوتوں کے لئے یہ قربانی دینے کی تیاری میں بھی چالوں صائم ہٹاؤ کے جو ایسے فائدے
ہیں بسی نازاروں میں اور پونچھلے دینے وقت یعنی صائمہ میں اُنراہی اور اس خوبی کو اُن کیلئے خیر اُن
کے خانوں اللہ تعالیٰ حکم سے عقولہ گڑ لئی اللہ تعالیٰ عوول کڑ کرو ہے اور سب کو اُس نے اُنہوں
کے پاٹھیں پیش کر دیے ہیں اُن کی جیسا اُنہاں کے اُسکی علم کفایت پہنچتی (صلی اللہ علیہ وسلم)
اے اللہ یعنی ہم کیلئے میں پہ احمدیہ یوچے ہیں اُن طبقہ اُن کیلئے اور ہے یہ
بُنْجَار کو آجھی بھی نہیں مان لے ہم اُن کیلئے میں کچھ ٹھافر یوں یہ ہم باہت بھی
ہنسی مانندے اے اللہ عز و جل جیسی میں لمحے چھوکنے پر لخت ٹھانی ہے۔ اور اب پر
وپنچھلے لوگوں کو کسیا کے لواری قوم کے سامنے اُنکو عبور کا مشکل بنادی اور سب
کو سرخروکھے (آئین) کس صاحب اللہ تعالیٰ سے پڑھ کر سپاہیوں کی
کوئی حان سکتی ہے وہ دلیل میں جمعہ رازوں کی بیانی جانکاری اُس سے بڑھ کر سچا احمد
بیرونی کوئی خوش کر سکتا ہے جیسی کی ہو وہ اپنے مغلیل نہیں زخمی ہے
عمران صاحبؑ آئیہ کہ ایسے بارے میں عالم صنفہ سُن کہ کتنے ٹکانیں ہوئیں تا
کہ اُنہی سے یوچے لغتیں ہن عالم صنفہ کوئی کوئی کسی اُس سے پڑھنا کیوں نہ
کہ اُنہی کیوں کیوں یہ تعلیف یوچے ہے تو اُنکے طبقہ بارے میں کسی کی
لختیں ہے عالم بارے میں بھی ڈیکھ کر فہرست کر دیتے ہیں آپؑ کے ۳۳ آیتیں کی کم

اکب کی اس بات کے نتیجے سیاست ہے۔ تواب آپ خوبی اُسمیل کہ بات نہ کرو گا جسے آپ سیاست کا شمار ہوئے اسے یہ اکابریوں کو طغی فرار دینے کے نتیجے میں ملے ہے۔ آج کل کے مسلمان کو بیترین لفڑی ہے ہے۔ آج کہ مسلمان خدا کو تھانتا ہے پر خدا کی بیٹی مانتا۔ ہر اُن کو تو مانتا ہے پر قرآن کے بیٹیں مانتا بنائیں کو تو مانتا ہے پر بیٹی کی بیٹی مانتا۔

اب احمدیوں بہر پر بھی الزام ہے کہ پاکستان کے دشمن میں اور احمدیوں کیوں سے
 پاکستان کو بڑے نقصان بخیر ہے۔ ان علماء آئینا میں نے مذہب کی اپنیاں
 سیاست کو پاکستان کی آڑ میں سیاست کر رکھے ہیں۔ سرطان اللہ خان حاکم بر تحریک
 بھوتوں کی نظر میں عمر حسین پاکستان کے عمران صاحبؒ ہذا فی قسم ہم وہ پاکستان کے
 وظادار ہوتے اور میں یہ علماء اور ان جسکے لوگوں پر ہے جو آئے۔ مجھے کے اعتبارات
 کر رہیے ہیں اور صرف وہ حصہ دیکھاتے ہیں جو فتنہ ٹاپاٹت بنے فتنہ میں یہ لوگوں
 ہذا سے بڑھ کریں گا اسی پاکستان کے وجود میں آئے ہیں جیسے احمدیوں کی نسبتی
 خواستہ و کوشش سماں میں نیکی کریں کہ امامت پاکستان رسول ماروہ رسولہؐ کے
 اُن کے وجہ مبارکہ پر بھرا چکنے والی عورت کا حال یعنی پوجھنے پہنچنے کے لئے
 ۹ کس پاک وہ راستہ جس پر جل کے وہ ہذا کے لئنہوں کے حقدار ہوں گے
 کیا یہ ہے اُن لوگوں کا راستہ جس پر اللہ تعالیٰ کے اعلیٰ نام ہوئے۔ ۹ مشرق پاکستان
 کے علیحدہ ہونے والے اسلامی احمدیوں پر ہے سابقہ و مذکور نقلوا کے دیکھنے تحریم
 جھوٹ صاحب لانصر احمد عترتبہ بہ لغہ لفڑی نظر آئی گے اور حرم ادھر حرم۔ عمر و حمزہ
 عمران صاحب سرطان اللہ خان حاکم بر تحریک اسلام عطا طفہ پہاں اُن جسے اور لوگوں پر سہی وہ
 جملے ہوئے سوچیں جو ۱۳ کسی کی رونقی حریتی ہیں کوئی اپنے کھروکہ دروازے بند کرے تو ان
 کو کہ ورق پڑھ گا نہ ۳ اپنے لوری اُنچوں کے سامنے ہٹکتے رہیں گے اللہ تعالیٰ - پاکستان
 کا احسان ہے تم انسانوں ہے کہ اُس نے سارے معاشروں کوئی مالوں میں ہیں
 حریتی ہر دن پر سیاں کھی اُنہیں بلندیوں پر نہ بیٹھی بھروسہ اور صرف اللہ تعالیٰ کے خپل درج
 اور اُنکی صدروں سے ان اُنمیاں کو پاکستان میں ابھی اُنکی وہ اللہ سے بھی طالی شروع کریں
 کہ اے اللہ ۱۰ و پیدا رسول کے منکر ہیں یعنی کہ اُن کو اُنہیں بلندیاں کیوں ملا ملساں۔
 صراحت ۱۱ انگریز کے یہوں معنے اولہ فی السما ہرگز میں ہے لیکن جلوگار ہے یہی عینکہ میں نے
 ان ۶ اپنے باب میں کیا ختم ہے کس پر انگریزوں والے دیوبندیوں کے یہی ہیں تک ہوئے بھیاں سے
 یہیکہ ملکی ہے لیکن میں مانگتے ہیں کہیے اُن کے باہر کے ہمارا کہ میں جائے پڑھ رہی ہیں
 پاکستان میں کیوں میں بھروسے کئی علماء یا امام کے مغلبوں میں رہیں گئیں اور
 وہی سب سے کچھ بیچھے ہے۔ اسلام میں سو روپینا اور پینا حرام ہے اُن عاشقان رسول کو ہی
 نظر تو کہہ نہ ہوئی تھے پاکستان کو اس سو روپ کی لعنت ہے کہیے جو پرایا جائے اُبھی پاکستان
 کے خداوار میں اسی نسبت ہے۔ اصل بات ہے پاکستان صرف اور صرف مسلمانوں سے ہے
 ۱۲ ہے وہی ریاست نے مسلمانوں پر اسلام ہیں ہے اور وہ نہ کہ حل وک
 ۱۳ نہ صرف مسلمانوں بلکہ اسلام کی حوصلے سے ہی مالا مال میں اُن کی جلوگار ہیں پاہر
 کے ہمارا کہی لئے ماسب میں کہ اُن میں اسلام کو نیادہ تر خوبیاں ہیں اور اُن وہ مسلمان ہوئے
 تو پیرین مسلمان ہوئے وہ مسلمان ہوئے حرم ہذا کی عالمیہ ملک ہذا کی عالمیہ اور یہی

ابھی اندر نہیں ہے پہ دیکھ کے احمدیوں کو دوسرے سربراہ میرزا البشیر الدین محمد الحمد
نے اپنی کسی کتاب بے قیمت کی طبقہ میں جو حضرت شیع جو حضرت شیع موجود کو ماننا لجایا ہے
اُن کے بارے میں متناہی بھی یہیں ہے وہ 60 فروردین 1970ء نے بناتے خود تو
اُن کی کتاب یعنی بڑھی گئی اُن کی تحریر طالب علمہ 7A پر پڑھا اصرار ہے تو
اس بارے میں میں یہیں کہ اُن کی کتاب بالعقل عذر ہے اور اُن کی عللی
اس پر بالعقل یقین ہے کہ صریح البشیر الدین مکرم ایک بشریٰ اور اُن کی عللی
پہ اُن کی مساعی پر تذمیر ہے کہ ایسا جاست کہی کلمہ کو کو ما فکر کرنے کا
حق اپنیں ہے ایسا جیسا کہ میر پیداوار عالمہ حکیم اُن کی معرفت سے یقین ہے پر میں نے
محنت کریں تو قادر اعلم کے زمانے سے بھی ہیلے ایقین حسماں کی طرف سفر ہوئے
عمران صاحبہ علم ایک ایسا سماں ہے جس میں چنان ڈوبئے جائیں گے اُنہیں یہی لہرائی زیادہ
یہوئی جائے گہ اور حد الفاعلی کی تجھٹ کی کوئی انتہا نہیں آپ بات کروئے میں آپ ہذا میں غلبہ
کر کے تو دیکھیں اُنہیں پہنچے یہ یقین حضیث جانشی کے رامہ مکمل جائیں گے مگر لفیٹ اُن بخلہ کی مدد
سکیں گے آپ حنفہ فقط کوئی بھی سچے آجیاں کو ایک علومندی سے مبتلا ہیں جسے اُن
وہیں اعلیٰ کیستاف ہیں اور انکے شیعے کم و زیادہ مامرا رسمیت وہیں پڑھا جاہد فہریت وغیرہ
لیکن اُنکے باجوہ رکنیت ہے وہ آجیا ہے۔ آپ کو عمران و روز قیامت بخششوابیں کے نہیں اور
تو وہ اپنی پڑھی ہوئی واقعیت کے شکل طریقہ ایک ایسا کتب ہے جس کا یہ لفظ ہے کہ اس میں اُن
کے حکیموں کی مورداری ایسا جاہر ہے کہ اور مقصودوں کے علاوہ کوئی ہی یہو گا کہ کاشش ہم اسکے
بسیجے نہ لگے یوں تے (یہ مورفات بعید الفاظ میں ہیں مرفق یہیں ہے پر بخوبی اپنے الناظرین کے لئے اور
آپ فرقہ تجید سلطنتی سنکھے ہیں۔ عمران صاحبہ اُنہیں بنائی ہوئی نئے قوانین کے
بھی یہ تجھیا ہے اور صراحت اپنے اللہ کے خاتم رسول کے طور پر یہ بھاہیوں کے امور زیاد
پر مبتلا کیمیت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہیں آپ کو لوگوں جیسا مسلمان نہ بنایا۔ احمدی مسلمان ۵۰ ملین
یہیں جو اپنے نئے نئے لارا اپنی جاییں فریاد کر رہے ہیں اسی ہبہ فریاد سے حریت ہیں اگر نہیں
کی مددت ہے جیل کی کشش کوئی میں سبھ کا مکالا ہے کرنے کی کشش کوئی میں یہیں اصل
ہیں اعلیٰ بھنیں ہیں اور ایک ووچہ بننے کے نامہ یہ جائیں لیتے ہیں نلمکر کے میں اور عربی سمجھنے میں
کہ آپ اُس راستہ پر جل رہے ہیں جس پر جل کا انعام ہوتا ہے۔ اُخُر میں اس دعا کے ساتھ حنفہ ری ہوئے
کے رہبہ العالمین ہمارے اس یا لسان میں کفت پیٹے بندے یہود دل رکھنے والے میں جنکے دل میں
لے بیٹا بھی اور میرا حروف ہے وہ معرفت یقین کو یقینت میں بلکم کتنے کی جڑاٹ رکھتے ہیں اے صدی
اُن کے لئے یہیں ہمارے یا لکھنے کو نہیں کھلے اور اسے علیقی مہینہ کی ریاست بناتا ہے جیسے عجائب
ہیں عمران خان نے دیکھا ہے اس اللہ تعالیٰ عمران خان ایک ایسا لسان ہے اسکے رعنایت وہاں سے ہم
کو کہ اسکے دل ملہانہ فیصلہ سے یا لسان حفظ رہے اس بے اُن مولیوں کے لئے مدد ہے جسیں کے لئے ہمارے

پندرہ حور میں حرمائی کے امتحان کے بینے والی ملحوظ میں سے پہنچنے
ملحوظ ہوں گے اور مشور اور بذریوں نے اُن کی مشاہدیت و رضاگری
بجا ہوئے اللہ تعالیٰ آئیں۔ قرآن مجید سخنے کی کتاب ہے۔
اور یہ میں مسلمانوں کا امتحان ہے۔ امتحان ۳ وسیے اب ایک قدم
ہے اب ایک عمل ہے اب ایک ویک فقط ہے۔ آئیں زندگی بذاتی خود ایک
امتحان ہے۔ جماعت میں ۹۱۹۹۷ سے تکمیلہ صدارتہ پر فائز
رسنے والے سابقہ صدر حباب خالق پنڈتہ شتر و عال شرما کے مرزاں اور مسلمان
کے تناظر میں تو پہاڑی ۵۳ برس لگیں ایکہ نظم جو موجودہ دور کے صاحب علم حضرات
اور اسلامیہ معاشرہ کو آئینہ رکھا شے کے لئے ہافی ہے ملائم فرمائیں۔

محمد احمد کتاب بنادیا	عمل کی کتاب ہے
پیر حسن کی کتاب بنادیا	سبھنے کی کتاب ہے
مردوں کا مشورہ بنادیا	زندگی کا مشورہ ہے
لا علمیوں کے لایتھ تھا دیا	جو علم کی کتاب ہے
لشیخ رحائیات خاڑیا دینے آئی تھی۔	لشیخ رحائیات خاڑیا دینے آئی تھی۔
مردہ عتوں کو زندہ کرنے آئی تھی۔	مردہ عتوں کو زندہ کرنے آئی تھی۔
اے مسلمانوں یہ تم نے کیا کب	اے مسلمانوں یہ تم نے کیا کب
کیا کیا ؟ ؟ ؟ ؟	کیا کیا ؟ ؟ ؟ ؟

صادرتہ کے ساتھ۔
پہلے ہے آپسا اصلی جبرو۔

یکشہ بخالی کے ماحفظ ہیں واب
چاہیے وہ یکیہ بھی ہو،
واللہ
ناں نہستاہ
Brampton, ON
Canada.
جعفر جیلیکوں کی رکھنے والے
بھائیوں کی رکھنے والے
بھائیوں کی رکھنے والے